سُوْرَةُ النَّجْمِ

یہ مکی سورتوں میں سے ہے اس میں تین رکوع اور باسٹھ آیات ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۲۵ قال فما خطبکم ۲۷ / ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○	**THE STAR** *Revealed at Makkah* In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.
وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ (۱)	تارے کی قسم جب غائب ہونے لگے (۱)	1. By the Star when it setteth,
مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ (۲)	کہ تمہارے رفیق (محمدؐ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں (۲)	2. Your comrade erreth not, nor is deceived;
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ (۳)	اور نہ خواہش نفس سے مُنہ سے بات نکالتے ہیں (۳)	3. Nor doth he speak of (his own) desire.
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى ۙ (۴)	یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے (۴)	4. It is naught save an inspiration that is inspired,
عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ (۵)	اُن کو نہایت قوت والے نے سکھایا (۵)	5. Which one of mighty powers hath taught him,
ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ (۶)	(یعنی جبرائیل) طاقتور نے پھر وہ پورے نظر آئے (۶)	6. One vigorous; and he grew clear to view[1]
وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ (۷)	اور وہ (آسمان کے) اونچے کنارے میں تھے (۷)	7. When he was on the uppermost horizon.
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ (۸)	پھر قریب ہوئے اور آگے بڑھے (۸)	8. Then he drew nigh and came down
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ (۹)	تو دو کمان کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم (۹)	9. Till he was (distant) two bows' length or even nearer,
فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ؕ (۱۰)	پھر خدا نے اپنے بندے کی طرف جو بھیجا سو بھیجا (۱۰)	10. And He revealed unto His slave that which He revealed.
مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى (۱۱)	جو کچھ اُنہوں نے دیکھا اُن کے دل نے اُس کو جھوٹ نہ جانا (۱۱)	11. The heart lied not (in seeing) what it saw.
اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى (۱۲)	کیا جو کچھ وہ دیکھتے ہیں تم اس میں اُن سے جھگڑتے ہو؟ (۱۲)	12. Will ye then dispute with him concerning what he seeth?
وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ (۱۳)	اور اُنہوں نے اس کو ایک اور بار بھی دیکھا ہے (۱۳)	13. And verily he saw him yet another time[2]
عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى (۱۴)	پرلی حد کی بیری کے پاس (۱۴)	14. By the lote-tree of the utmost boundary,
عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ؕ (۱۵)	اُسی کے پاس رہنے کی بہشت ہے (۱۵)	15. Nigh unto which is the Garden of Abode.
اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۙ (۱۶)	جبکہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا (۱۶)	16. When that which shroudeth did enshroud the lote-tree,
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى (۱۷)	اُن کی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ (حد سے) آگے بڑھی (۱۷)	17. The eye turned not aside nor yet was overbold.
لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى (۱۸)	اُنہوں نے اپنے پروردگار کی قدرت کی کتنی ہی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں (۱۸)	18. Verily he saw one of the greater revelations of his Lord.
اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۙ (۱۹)	بھلا تم لوگوں نے لات اور عُزّیٰ کو دیکھا (۱۹)	19. Have ye thought upon Al-Lât[3] and Al-'Uzzâ[3]
وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى (۲۰)	اور تیسرے منات کو (کہ یہ بت کہیں خدا ہو سکتے ہیں) (۲۰)	20. And Manât[3] the third the other?
اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى (۲۱)	(مشرکو!) کیا تمہارے لئے تو بیٹے اور خدا کے لئے بیٹیاں (۲۱)	21. Are yours the males and His the females?[1]

تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ﴿٢٢﴾
إِنْ هِيَ إِلَّآ أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ
وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن
سُلْطَٰنٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا
تَهْوَى ٱلْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّن
رَّبِّهِمُ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿٢٣﴾
أَمْ لِلْإِنسَٰنِ مَا تَمَنَّىٰ ﴿٢٤﴾
فَلِلَّهِ ٱلْءَاخِرَةُ وَٱلْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾

یہ تقسیم تو بہت بے انصافی کی ہے ﴿٢٢﴾
وہ تو صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا
نے گھڑ لیے ہیں۔ خدا نے تو اُن کی کوئی سند نازل نہیں کی۔
یہ لوگ محض ظن (فاسد) اور خواہشات نفس کے پیچھے چل
رہے ہیں حالانکہ اُن کے پروردگار کی طرف سے اُن کے
پاس ہدایت آچکی ہے ﴿٢٣﴾
کیا جس چیز کی انسان آرزو کرتا ہو وہ اُسے ضرور ملتی ہے؟ ﴿٢٤﴾
آخرت اور دُنیا تو خدا ہی کے ہاتھ میں ہے ﴿٢٥﴾

22. That indeed were an unfair division!
23. They are but names which ye have named, ye and your fathers, for which Allah hath revealed no warrant. They follow but a guess and that which (they) themselves desire. And now the guidance from their Lord hath come unto them.
24. Or shall man have what he coveteth?
25. But unto Allah belongeth the after (life), and the former.

اسرار و معارف

قسم ہے ستارے کی جب وہ غروب ہونے لگے یعنی ستاروں کا اپنے اپنے مقررہ راستوں پہ وقتِ غروب تک ایسے چلنا کہ لوگ ان سے راستہ پاتے ہیں اس بات پر گواہ ہے کہ جس رب کے ستارے تک نہیں بھٹکتے بھلا اس کا رسول کیسے بھٹک سکتا ہے اور یہ تو تمہارے درمیان بسنے والی ہستی ہے۔ وہ ہستی جس کا سارا وقت تمہارے ساتھ بسر ہوا اور جس کی صداقت و امانت کے تم خود گواہ ہو اور دوسری نعمت

صَاحِبُکُمْ

صاحبکم میں یہ رکھی کہ آپ ﷺ کا دامنِ شفقت تو سب کے لیے پھیلا ہوا ہے آپ ﷺ کی برکات سے وہی بے نصیب محروم ہے جو خود کو الگ کر لے کہ یہ ہستی ہمیشہ صراطِ مستقیم کی ضامن ہے۔ آپ نہ کبھی راہِ حق سے بھولے کہ غلطی سے بھٹک جائیں اور نہ کبھی بھٹکے کہ غلط راستے کو صحیح جان لیں بلکہ یہ تو وہ ہستی ہے جو اپنی خواہش سے کلام تک نہیں فرماتی صرف وہ فرماتی ہے جو اللہ کی طرف سے وحی کیا جائے۔

اقسامِ وحی

وحی کی تین اقسام ہیں قرآنِ کریم۔ حدیث پاک اور سُنّت اور کبھی کوئی قاعدہ بنا دیا جاتا تھا جس میں نبی علیہ السلام اجتہاد فرما کر فیصلہ فرماتے۔ پہلی دو صورتیں تو قطعی ہو گئیں رہا اجتہاد تو اس میں نبی کو غلطی لگنے کا احتمال ہوتا ہے مگر فوراً بذریعہ وحی اصلاح کر دی جاتی ہے لہٰذا اس کا شبہ بھی نہ رہا ہاں مجتہد کو غلطی کا امکان ہے مگر اس پر بھی اسے اجر ملنے کا وعدہ ہے کہ دینی کام میں محنت کر کے خلوص کے ساتھ

ایک فیصلہ تک پہنچا اور وحی لانے والے میں بھی کسی کوتاہی یا کسی شیطانی مداخلت کا امکان نہیں کہ آپ تک وحی لانے والا فرشتہ بہت قوت کا مالک اور ایسا طاقتور ہے کہ نہ تو اللہ کی وحی میں بھولتا ہے نہ کوئی اسے بھلا سکتا ہے اور نہ شیطان اس کے قریب پھٹک سکتا ہے۔ نیز آپ کا اس سے رابطہ بھی کوئی محض خیالی نہیں بلکہ آپ ﷺ نے اسے اس کی اصلی صورت پر بھی دیکھا جب وہ افق اعلیٰ پر سیدھا بیٹھا ہوا تھا اس کا ذکر حدیث شریف میں ہے

جبرائیل علیہ السّلام کو دیکھنا

آپ مکہ میں کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ ﷺ نے دیکھا جبرائیل امین کرسی پہ بیٹھے ہیں اور آسمان تک فضا کو ان کے وجود نے بھر دیا ہے یہ ان کی اصلی صورت تھی ورنہ تو ہر وحی کے وقت وہ شرفِ ملاقات پاتے تھے پھر اور قریب ہوئے اپنی جگہ سے نیچے آئے اور دو کمان کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم پر آگئے کہ روایات میں ملتا ہے کہ پھر جبرائیل امین انسانی شکل میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوتے اور آپ کی خدمت کا اقرار کیا جیسے عرب دوستی کا اقرار کرنے کے لیے اپنی کمانیں آگے کر دیتے کہ ان کے تانت مل جاتے تو وہ محاورۃً استعمال ہوا اور یوں ربِّ جلیل نے اس مضبوط اور طاقتور فرشتے کے ذریعے جسے نبی علیہ السّلام کی خدمتِ عالی میں بھی ایک مقامِ قرب حاصل تھا اپنی وحی جو پہنچانا چاہتا تھا اپنے رسول ﷺ تک پہنچائی اور پھر آپ ﷺ نے جو دیکھا آپ کے

یہ دیکھنا سر کی آنکھوں سے تھا

قلبِ اطہر نے بھی اس کی تصدیق کی یعنی آپؐ نے آنکھوں سے دیکھا اور دل نے بھی تصدیق فرمائی تو تم لوگ اس بات پر آپ ﷺ سے جھگڑتے ہو جس کو آپ ﷺ نے اتنے مضبوط طریقے سے مشاہدہ فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے دوسری بار جبرئیل امین کو ان کی اصلی صورت پر شبِ معراج دیکھا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اُترتے ہوئے۔

سدرۃ المنتہیٰ

حدیث شریف کے مطابق یہ بیری کا درخت ہے جس کی جڑ چھٹے آسمان پر اور شاخیں ساتویں آسمان پر ہیں اور اس پر ملائکہ کے دفاتر ہیں کہ عالمِ بالا سے نازل ہونے والے احکام یہاں پہنچ کر متعلقہ فرشتوں کو تقسیم ہوتے ہیں اور زمین سے جانے والے اعمال یہاں پہنچ کر عالمِ بالا کو جاتے ہیں

جنّت و دوزخ

جس کے پاس جنّت ہے جو اللہ کے بندوں کا گھر ہے۔ جنّت و دوزخ فی الوقت موجود ہیں اور مفسرین کرام کے مطابق ساتواں آسمان فرش اور عرشِ عظیم جنت کی چھت ہے اور

آثار میں ہے کہ دوزخ زمین کے اندر موجود ہے جس کو ایک سخت غلاف نے ڈھانپ رکھا ہے روز حشر پھٹے گا تو سمندروں کو کھولا کر بھاپ بنا دے گا (واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ حالہ) جب سدرہ کو بے شمار ملائکہ نے ڈھانپ رکھا تھا حدیث شریف کے مطابق جو سب آپ ﷺ کے استقبال کو حاضر ہوتے تھے اور پھر اس سے آگے جہاں تک اللہ نے چاہا لے گیا اور جو چاہا دکھایا اور جو کچھ بھی دیکھا...

دیدارِ باری تعالیٰ

حضورِ اکرم ﷺ نے صحیح صحیح دیکھا نہ آپ ﷺ کی نگاہ بھٹکی کہ کسی اور طرف دیکھنے لگنے اور نہ یہ ہُوا کہ حد سے بڑھ جائے اس میں دو آراء ہیں کہ یہ سب جبرئیل امین کی زیارت کی بات ہو رہی ہے یا دیدارِ باری تعالیٰ کی۔ فقیر کی دانست میں جو بات رانداش قرآنِ حکیم سے بے غبار سمجھ میں آتی ہے وہ سدرۃ المنتہیٰ تک بات، جبرئیل امین کی ہے اور سدرہ کے بعد واقع معراج شریف اور دیدارِ باری تعالیٰ کا واقعہ ارشاد ہُوا ہے۔ یوں تو ذاتِ باری ہر آن ہر جا موجود ہے انسان کی نظر دیکھنے سے عاری ہے اور جمہور کا اتفاق ہے کہ آخرت میں نگاہ قوی ہو کر دیکھنے کے لائق ہو گی اور اہلِ جنّت کو زیارتِ باری نصیب ہو گی جبکہ یہاں جنت سدرۃ المنتہیٰ کے پاس رہ گئی اور آپ ﷺ کن بلندیوں اور قرب کی کن منزلوں میں تشریف لے گئے یہاں زیارتِ باری میں کوئی مانع نہیں اور نگاہِ مصطفیٰ ﷺ پھر نگاہِ مصطفیٰ ہے آپؐ کی شان کہ آپؐ وجود با جود کے ساتھ تشریف لے گئے اور بچشمِ سر دیدار فرمایا ورنہ نگاہِ قلب سے تجلیاتِ باری تو صدیوں بعد بھی آپؐ کے غلاموں اور اہل اللہ کو بھی نصیب ہوتی ہیں۔ اور ذاتِ باری بھی محدود نہیں ہر کوئی اپنی شان کے مطابق دیکھے گا لہٰذا آپ ﷺ نے اپنی شان کے لائق دیکھا اور پھر اپنے ربِّ عظیم کی بے شمار نشانیاں ملاحظہ فرمائیں۔ برزخ اس کے حالات عذاب و ثواب اور جنت و دوزخ سب حقیقتیں ذاتی طور پر تشریف لے جا کر دیکھیں سبحان اللہ وبحمدہ۔ تفاسیر میں بہت وضاحت سے سب واقعات درج ہیں یہاں مختصراً لکھا گیا ہے۔ اے کفار تم نے بھی لات و عزیٰ اور تیسرے بڑے بُت منوٰۃ کی حقیقت جاننے کی کوشش کی ہے کبھی ان کے بارے تحقیق و تصدیق کا تکلف کیا ہے کہ اگر کرتے تو ان کی حقیقت جان کر انہیں چھوڑ دیتے۔ بھلا یہ تمہارا دین ہے کہ تمہارے لیے بیٹے ہوں اور اللہ کو بیٹیاں ملیں یہ تو عقلاً بھی تقسیم ہی بہت نامناسب ہے جبکہ اس کی کوئی بنیاد نہیں اللہ ان باتوں سے پاک ہے اور یہ صرف تم نے کہانیاں گھڑ رکھی ہیں

رکھی ہیں اور کچھ نام ہیں جو تم لوگوں نے رکھ لیے ہیں اور تمہارے باپ دادا بھی اسی گمراہی میں تباہ ہوئے اللہ نے ان باتوں پہ کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی تم لوگ محض اپنے بے بنیاد گمان اور وہم کی پیروی کرتے ہو اور اپنی خواہشاتِ نفس کی غلامی کے علاوہ تمہارے پاس کچھ نہیں حالانکہ اللہ ایسا کریم ہے کہ اس نے تمہارے پاس بھی ہدایت کا سامان اپنا نبی اور اپنی کتاب بھیجی ہے اور ایسے لوگوں کو بھی محروم نہیں رکھا اور اگر آدمی خواہشات کے ہی پیچھے لگے تو دین سے محروم تو ہو گا کہ نظامِ قدرت میں تو وہ ہوتا ہے جو اللہ چاہے بھلا انسان کی ہر خواہش تو پوری ہونے سے رہی کہ نظام اس کی خواہشات کے تابع نہیں ہے اور دنیا ہو یا آخرت سب کچھ اللہ ہی کے تابع اور اسی کے حکم کا پابند ہے لہٰذا انسان بھی تب ہی ہدایت پا سکتا ہے جب اپنی خواہشات کی بجائے اس کے احکام کو اختیار کرے۔

رکوع نمبر ۲ — آیات ۲۶ تا ۳۲ — قال فما خطبکم ۲۷

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿۲۶﴾

اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں دیتی مگر اس وقت کہ خدا جس کے لئے چاہے اجازت بخشے اور (سفارش) پسند کرے ﴿۲۶﴾

26. And how many angels are in the heavens whose intercession availeth naught save after Allah giveth leave to whom He chooseth and accepteth!

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ فرشتوں کو (خدا کی) لڑکیوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں ﴿۲۷﴾

27. Lo! it is those who disbelieve in the Hereafter who name the angels with the names of females.

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ ﴿۲۸﴾

حالانکہ ان کو اس کی کچھ خبر نہیں۔ وہ صرف ظن پر چلتے ہیں اور ظن یقین کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا ﴿۲۸﴾

28. And they have no knowledge thereof. They follow but a guess, and lo! a guess can never take the place of the truth.

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ﴿۲۹﴾

تو جو ہماری یاد سے رُوگردانی کرے اور صرف دنیا ہی کی زندگی کا خواہاں ہو اس سے تم بھی مُنہ پھیر لو ﴿۲۹﴾

29. Then withdraw (O Muhammad) from him who fleeth from Our remembrance and desireth but the life of the world.

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾

ان کے علم کی یہی انتہا ہے۔ تمہارا پروردگار اس کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹک گیا اور اس سے بھی خوب واقف ہے جو رستے پر چلا ﴿۳۰﴾

30. Such is their sum of knowledge. Lo! thy Lord is best aware of him who strayeth, and He is best aware of him who goeth right.

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے (اور اس نے خلقت کو) اسلئے پیدا کیا ہے کہ جن لوگوں نے برے کام کئے ان کو ان کے اعمال کا (بُرا) بدلہ دے اور جنہوں نے نیکیاں کیں ان کو نیک بدلہ دے ﴿۳۱﴾

31. And unto Allah belongeth whatsoever is in the heavens and whatsoever is in the earth, that He may reward those who do evil with that which they have done, and reward those who do good with goodness.

اَلَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَ
الۡفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ
الۡمَغۡفِرَۃِ ؕ ھُوَ اَعۡلَمُ بِکُمۡ اِذۡ اَنۡشَاَکُمۡ
مِّنَ الۡاَرۡضِ وَ اِذۡ اَنۡتُمۡ اَجِنَّۃٌ فِیۡ بُطُوۡنِ
اُمَّھٰتِکُمۡ ۚ فَلَا تُزَکُّوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؕ ھُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ﴿۳۲﴾

جو صغیرہ گناہوں کے سوا بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی
باتوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ بیشک تمہارا پروردگار بڑی بخشش
والا ہے۔ وہ تم کو خوب جانتا ہے جب اس نے تم کو مٹی سے پیدا
کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے۔ تو اپنے آپ کو پاک
صاف نہ جتاؤ۔ جو پرہیزگار ہے وہ اس سے خوب واقف ہے ﴿۳۲﴾

32. Those who avoid enormities of sin and abominations, save the unwilled offences—(for them) lo! thy Lord is of vast mercy. He is best aware of you (from the time) when He created you from the earth, and when ye were hidden in the bellies of your mothers. Therefor ascribe not purity unto yourselves. He is best aware of him who wardeth off (evil).

اسرار و معارف

ان کی رسومات اور معبودانِ باطلہ کیا سفارش کریں گے جبکہ وہ بارگاہ بہت عالی ہے اور کس قدر مقبولانِ بارگاہ فرشتے ہیں جو شفاعت نہیں کر سکتے ہاں خود اللہ کسی پر راضی ہو جائیں اور فرشتوں کو اس کی سفارش کی اجازت مرحمت فرما دیں کہ یہ بھی ایک انداز رضا و عطا ہے ورنہ کوئی بھی کسی حیلے بہانے یا زور و طاقت سے وہاں دم نہیں مار سکتا۔ کفار کا حال یہ ہے کہ یہ سرے سے آخرت پر ایمان ہی نہیں رکھتے لہٰذا جو ایمان نہیں رکھتا وہ آخرت کے لیے کوئی عمل بھی نہیں کرتا تو اسے وہاں بہتری کی کوئی اُمید نہیں ہو سکتی اور اپنی خرافات میں یہاں تک بڑھے کہ ملائکہ کو مؤنث پکارتے ہیں جس کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے یعنی جن سے اگر کوئی شفاعت کی اُمید رکھتے بھی ہیں اگرچہ بوجہ انکارِ آخرت خود ان میں وہ استطاعت نہیں کہ کوئی ان کی سفارش کر سکے اس کے باوجود یہ کم از کم ملائکہ کی ذات کو جانتے تو ہوتے یہاں تو یہ بات بھی نہیں انہیں عورتیں سمجھ رکھا ہے محض اپنے زعم باطل سے اور اپنے اوہامِ باطلہ کی پیروی میں حالانکہ یہ حقیقت واضح ہے کہ وہم و گمان سے حقیقت و صداقت کبھی تبدیل نہیں ہوا کرتی۔

ظن کا لغوی معنیٰ اور اصطلاحِ شریعت

ظن کا لغوی معنیٰ بے بنیاد خیالات ہے اور یہاں وہی مراد بھی ہے۔ اصطلاحِ شریعت میں دو طرح کے احکام ہیں اوّل قرآنِ کریم یا احادیثِ متواترہ سے حاصل شدہ بات ایسے احکام کو قطعیات یا یقینیات کہا جاتا ہے اس کے مقابل عام روایات حدیث جو ثبوت کے اس درجہ کو نہ پہنچی ہوں ان سے ثابت شدہ مسائل کو ظنیات کہا جاتا ہے یہ ظن شرعی اعتبار سے اور قرآن و حدیث کے دلائل کی روشنی میں معتبر ہے۔ آیہ مذکورہ میں پہلی قسم مراد

ہے یعنی بے بنیاد خیالات۔ آپ (ﷺ) ایسے لوگوں سے قطعی طور پر توجہ ہٹا لیجیے اور انہیں چھوڑ دیجیے جن لوگوں نے محض حصولِ دنیا اور مادی فوائد کی طلب میں ہماری یاد ہی سے منہ موڑ لیا ان بد نصیبوں کی ساری علم و دانش کی رسائی بس حصولِ دنیا تک ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے حصولِ برکات کا سلیقہ اور راستہ

آیہ مبارکہ میں عموم ہے اگرچہ یہ بات کفار کے اوصاف میں فرمائی جا رہی ہے مگر جو بھی شخص یہ انداز اختیار کرے گا کہ وہ محض حصولِ دنیا کے لیے عمر کھپا دے اور کبھی یادِ الٰہی یا اتباعِ رسالت پناہی کا خیال نہ آئے تو وہ بھی اسی وعید کا مستحق ٹھہرے گا۔ اس کی روشنی میں مسلمان کا حال عہدِ حاضر میں دیکھا جائے تو یہ نظر آتا ہے کہ حکومتی اداروں کے سارے وسائل صرف اور صرف مادی تعلیم اور مادی فوائد کے حصول کا طریقہ سکھانے پہ لگے ہیں اور لوگ بھی اپنی پوری محنت و کوشش صرف دنیا کے حصول پہ لگائے بیٹھے ہیں حتیٰ کہ نعت بھی پڑھیں گے تو اس میں دنیا کی طلب ہو گی اور نعت لکھنے والا بھی نہ عملاً اطاعت گزار ہو گا اور نہ نعت میں اطاعت گزاری کی بات ہی کرے گا اِلّا ماشاء اللہ بلکہ ہندو شعراء کی نعتیں مَیں نے آج کے اکثر مسلمان شعراء سے بہتر پائیں۔ یہاں یہ نہ سمجھا جائے کہ دنیا کے علوم حاصل نہ کیے جائیں ضرور کیے جائیں مگر ساتھ دین بھی سیکھا جائے اور دین کے احکام کے تابع دنیا کمانا بھی دین ہے ہاں دین کو قربان کر کے اور دین کو رسوا کر کے دنیا کا حصول کافرانہ فعل ہی نہیں ایسا جرم بھی ہے جس کے سبب نبی علیہ السّلام ایسے لوگوں سے رخِ انور پھیر لیتے ہیں۔ اور وہ دو عالم میں کہیں پناہ نہیں پاتا۔ ؎

بیٹھنے کون دے ہے پھر اس کو جو تیرے آستاں سے اٹھتا ہے

نیز آپ کا پروردگار ہر طرح سے خوب جانتا ہے کہ کون شخص سیدھی راہ کو چھوڑ بیٹھا ہے اور محض دنیا طلبی کے لیے اپنی ساری توانائی وقف کیے ہوئے ہے اور ان لوگوں کے حال سے بھی واقف ہے جو ہدایت کی راہ پر ہیں کہ انہیں دنیا بھی اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت کی راہ سے درکار ہے اور جو بھی جس طرح کے اعمال کر رہا ہے وہ اس کا بدلہ پائے گا کہ اللہ کے قبضۂ قدرت میں یہ ارض و سماء کا نظام اس بات کا متقاضی ہے کہ بدکار اور نافرمانوں کو کفر و برائی کا مزہ چکھایا جائے اور کیے کی سزا پائیں جبکہ اطاعت اور نیکی کرنے والوں پر کرم کی بارش ہو اور

انہیں بہترین اجر سے نوازا جائے۔ ایسے لوگ جو بڑے بڑے گناہوں کے قریب نہیں پھٹکتے اور بے حیائی کے کاموں اور فحش کلامی سے اجتناب کرتے ہیں سوائے اس کے کہ بتقاضائے بشریت کوئی خطا کر بیٹھیں۔

لَمَم مفسرینِ کرام کے مطابق لَمَم وہ گناہ ہے جو انسان سے اتفاقاً سرزد ہو جائے مگر وہ اس پہ نادم ہو اور توبہ کر لے پھر اس کے قریب نہ پھٹکے۔ اکثر روایات کا حاصل یہ ہے کہ کسی نیک آدمی سے کبھی گناہِ کبیرہ سرزد ہو گیا اور اس نے توبہ کر لی تو وہ صالحین کی فہرست سے خارج نہ ہو گا کہ آپ کا پروردگار بہت ہی وسیع بخشش رکھنے والا ہے اور اس کے کرم کی بھی حد نہیں نیز نیکی کرنے والے کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ اس کے حال سے تب بھی واقف تھا جب وہ محض خاکی ذرات تھا پھر اس نے وہ ذرات جمع کر کے غذا نطفہ اور پھر انسان بنا دیا اور ماں کے پیٹ میں بنایا جبکہ وہ اپنے حال سے واقف نہ تھا اللہ اس کو بنا رہا تھا اور اس سے خوب واقف تھا پھر اسے تمام خوبیاں عقل و شعور فکر و نظر قوت و طاقت اعضاء جوارح عطا فرمائے کہ وہ اطاعت اور نیکی کرنے کے قابل ہوا اللہ کسی کو اپنے تقدس پہ ناز نہ کرنا چاہیے اور توفیقِ عمل کو اللہ ربُّ العزّت کا احسان ماننا چاہیے کہ یہ بات بھی صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ کون کس قدر متقی ہے کہ تقویٰ محض اعمالِ ظاہر ہی نہیں ایک کیفیتِ قلبی ہے وہ بھی تب کام آئے گی جب موت اور قبر تک ساتھ رہی اور یہ سب صرف اللہ جانتا ہے۔

رکوع نمبر ۳ — آیات ۳۳ تا ۶۲ — قال فما خطبکم ۲۷

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾	بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے منہ پھیر لیا ﴿۳۳﴾	33. Didst thou (O Muhammad) observe him who turned away,
وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۴﴾	اور تھوڑا سا دیا پھر ہاتھ روک لیا ﴿۳۴﴾	34. And gave a little, then was grudging?
اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾	کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے ﴿۳۵﴾	35. Hath he knowledge of the Unseen so that he seeth?
اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾	کیا جو باتیں موسیٰ کے صحیفوں میں ہیں اُن کی اس کو خبر نہیں پہنچی ﴿۳۶﴾	36. Or hath he not had news of what is in the books of Moses
وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿۳۷﴾	اور ابراہیم کی جنہوں نے (حق طاعت و رسالت) پورا کیا ﴿۳۷﴾	37. And Abraham who paid his debt:
اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾	(وہ) یہ کہ کوئی شخص دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ﴿۳۸﴾	38. That no laden one shall bear another's load,
وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾	اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے ﴿۳۹﴾	39. And that man hath only that for which he maketh effort,
وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾	اور یہ کہ اس کی کوشش دیکھی جائے گی ﴿۴۰﴾	40. And that his effort will be seen,

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾	پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ﴿۴۱﴾	41. And afterward he will be repaid for it with fullest payment;
وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾	اور یہ کہ تمہارے پروردگار ہی کے پاس پہنچنا ہے ﴿۴۲﴾	42. And that thy Lord, He is the goal;
وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾	اور یہ کہ وہ ہنساتا اور رُلاتا ہے ﴿۴۳﴾	43. And that He it is Who maketh laugh, and maketh weep,
وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾	اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے ﴿۴۴﴾	44. And that He it is Who giveth death and giveth life;
وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾	اور یہ کہ وہی نر اور مادہ دو قسم (کے حیوان) پیدا کرتا ہے ﴿۴۵﴾	45. And that He createth the two spouses, the male and the female,
مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾	(یعنی) نطفے سے جو (رحم میں) ڈالا جاتا ہے ﴿۴۶﴾	46. From a drop (of seed) when it is poured forth;
وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾	اور یہ کہ (قیامت کو) اسی پر دوبارہ اٹھانا لازم ہے ﴿۴۷﴾	47. And that He hath ordained the second bringing forth;
وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾	اور یہ کہ وہی دولتمند بناتا اور مفلس کرتا ہے ﴿۴۸﴾	48. And that He it is Who enricheth and contenteth :
وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾	اور یہ کہ وہی شعری (ف ۲۷۷) کا مالک ہے ﴿۴۹﴾	49. And that He it is Who is the Lord of Sirius;
وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ۨالْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾	اور یہ کہ اسی نے عاد اول (ف ۲۷۸) کو ہلاک کر ڈالا ﴿۵۰﴾	50. And that He destroyed the former (tribe of) 'Aâd,[5]
وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾	اور ثمود کو بھی غرض کسی کو باقی نہ چھوڑا ﴿۵۱﴾	51. And (the tribe of) Thamûd He spared not;
وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾	اور ان سے پہلے قوم نوح کو بھی۔ کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے ہی ظالم اور بڑے ہی سرکش تھے ﴿۵۲﴾	52. And the folk of Noah aforetime, lo! they were more unjust and more rebellious;
وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾	اور اسی نے الٹی ہوئی بستیوں کو دے پٹکا ﴿۵۳﴾	53. And Al-Mu'tafikah[6] He destroyed
فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾	پھر ان پر چھایا جو چھایا ﴿۵۴﴾	54. So that there covered them that which did cover.
فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾	تو (اے انسان) تو اپنے پروردگار کی کون سی نعمت پر جھگڑے گا ﴿۵۵﴾	55. Concerning which then, of the bounties of thy Lord, canst thou dispute?
هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾	یہ (محمد) بھی اگلے ڈر سنانے والوں میں سے ایک ڈر سنانے والے ہیں ﴿۵۶﴾	56. He is a warner of the warners of old.
اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾	آنے والی (یعنی قیامت) قریب آ پہنچی ﴿۵۷﴾	57. The threatened Hour is nigh.
لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾	اس (دن کی تکلیفوں) کو خدا کے سوا کوئی دور نہیں کر سکے گا ﴿۵۸﴾	58. None beside Allah can disclose it.
اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾	(اے منکرین خدا) کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو ﴿۵۹﴾	59. Marvel ye then at this statement,
وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾	اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ﴿۶۰﴾	60. And laugh and not weep,
وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾	اور تم غفلت میں پڑ رہے ہو ﴿۶۱﴾	61. While ye amuse yourselves?
ع فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾	تو خدا کے آگے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو ﴿۶۲﴾	62. Rather prostrate yourselves before Allah and serve Him.

—o—

اسرار و معارف

ایسے لوگ جسے آپ نے دیکھا کہ جس نے دین حق سے منہ پھیر لیا اور کچھ تھوڑا بہت مال خرچ کر کے پھر اس

سے بھی بہت سختی سے رُک گیا کہ اس طرح مال دے کر عذاب سے بچ جائے گا۔ اہلِ مکہ میں سے ایک شخص ایمان

عجیب رسم کہ تھوڑا سا مال دے کر عذاب سے بچ جائیگا

لایا تو کسی دوسرے مشرک نے ملامت کی کہا عذاب سے ڈرتا ہوں اس نے کہا مجھے کچھ دو تو تمہارا عذاب مَیں اپنے سر لیتا ہُوں اور تم اسلام چھوڑ دو۔ اس معاملے میں بھی اس نے تھوڑا بہت دیا اور یوں سمجھ بیٹھا کہ اب میں فارغ ہوں۔ آج کے دور میں لوگوں نے اسلام کا دعویٰ کر کے اس رسم کو اپنا رکھا ہے کہ عملی زندگی میں فرائض چھوڑ دیئے سود لے کر کھاتے ہیں اور کبھی کوئی دیگ پکا دی یا سال بعد نام نہاد پیروں کو نذرانہ دے دیا یا کسی مزار پر چڑھاوا چڑھا کر فارغ ہو گئے اور یوں سمجھا کہ اب مجھے کسی بات کی فکر نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کیا ایسے آدمی کے پاس علم غیب ہے کہ اس نے نتائج کو دیکھ رکھا ہے یا اسے صحفِ موسیٰ اور پہلی مُنزّل منَ اللہ کتابوں کا علم بھی نہیں پہنچا اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی بات بھی نہیں سُنی کہ انہوں نے کس طرح اپنے رب سے کیا ہُوا وعدہ اطاعت وفا کیا۔ سب پہلے ادیان کا حاصل بھی یہی ہے اور آپ بھی بتا رہے ہیں کہ کوئی دوسرا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور ہر آدمی کو اس کے اپنے عمل اور اپنی محنت کا پھل ملے گا اور ہر آدمی کی محنت بہت جلد دیکھی جائے گی ہر انسان کا عمل سامنے آجائے گا اور اس کے مطابق اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

ایصالِ ثواب

یہاں یہ نہ سمجھا جائے کہ ایصالِ ثواب درست نہیں بلکہ یہ سلسلہ شفاعت کی طرح سے ہے کہ کسی کی سفارش کام نہ آئے گی ہاں مگر جن لوگوں کے لیے اللہ نے اجازت دی ہو یہاں بھی جمہور کے نزدیک نفلی عبادات کا ثواب کسی کو بھی دیا جا سکتا ہے مگر شرط وہی ہے کہ محل شفاعت ہو یعنی وہ مومن ہو جبکہ یہ شخص جو سرے سے اسلام کی تعلیمات اور عقائد و نظریات سے لے کر فرائض و واجبات تک کو غیر ضروری جان کر چھوڑ بیٹھا ہے یہ تو مسلمان بھی نہ رہا اس کی شفاعت کیسی۔

بالآخر سب بات عظمتِ پروردگار پر ہی ختم ہوتی ہے تمام امور کی تحقیق کی جائے یا انسان کے تمام علوم کی حد بھی، انجام کار اللہ کی ذات پر ہی پہنچ کر ختم ہوتی ہے اور پتہ چل جاتا ہے کہ یقیناً سب خوشی و غم اسی کی طرف سے ہے کسی کو ہنسی نصیب ہو تو اس کے اسباب بھی وہی پیدا فرماتا ہے اور اگر کوئی دکھی ہو کر روتا ہے

توڑنے کے اسباب بھی اللہ ربُّ العزت کے پیدا کردہ ہیں کہ وہی حیات آفرین ہے زندگی عطا کرتا ہے اور موت بھی وہی دیتا ہے وہ ایسا قادر ہے کہ اس نے نر و مادہ کے جوڑے بنا دیئے محض نطفہ سے جب وہ رحم میں ڈالا جاتا ہے یعنی کوئی نہیں کہ وہاں بنا رہا ہے سوائے اللہ کے وہ ایسا قادر ہے کہ جو پیدا کرنا چاہے نر یا مادہ اسی کے مطابق نطفہ کو ملاتا ہے اور پروان چڑھا کر بنا دیتا ہے یہ بجائے خود بہت بڑی دلیل ہے کہ وہ ذرّات سے پھر دوبارہ زندہ کر دے گا اور ایسا ضرور ہونے والا ہے لہٰذا لوگوں کو راستبازی سے اطاعت کرنا ضروری ہے کہ حیلے حوالے نہ چلیں گے۔ اگر کسی کے پاس دولت کے خزانے بھی ہوں تو وہ سرمایہ اسے اللہ نے ہی دیا ہے نہ یہ کہ سرمائے سے وہ اس کے فیصلوں کو خرید لے گا اور شعریٰ ستارہ جسے مشرک معبود سمجھ بیٹھے ہیں بھی اس کی مخلوق ہے اور وہی اس کا بنانے اور باقی رکھنے والا ہے یعنی معبودانِ باطلہ خود اس کی مخلوق اور محتاج ہیں اس کے مقابلے پہ کام نہ آئیں گے۔ نافرمانی کا انجام دنیا میں بھی تباہی کی صورت ہی ظاہر ہوا اور آخرت میں تو ہے ہی دنیا میں اس عادِ اولیٰ کو ہلاک کر دیا اور پھر ثمود کو ان کی نافرمانی پہ ایسا تباہ کیا کہ کچھ بھی باقی نہ بچا جو مشرکین حال سے بہت طاقتور اور مالدار قومیں تھیں نہ ان کا مال عذاب سے بچا سکا نہ طاقت و تدبیر کام آئی اور نوح علیہ السّلام کی قوم کا حال دیکھ لیں کہ ساڑھے نو سو سال مہلت ملی تبلیغ سنتے رہے اور مان کر نہ دیا پھر وہ بھی تباہ ہو گئے اور بستیوں والے یعنی لوط علیہ السّلام کی قوم جن کی بستیاں ہی اُلٹا کر پٹخ دی گئیں اور ان پر پتھروں کی بارش نے بستیاں اُلٹنے سے قبل انہیں دفن کر دیا تھا ان سب واقعات میں غور کرو تو تمہیں صداقتِ رسول واضح ہو جائے اور جان لو کہ یہ نعمت عظمیٰ ہے اور اس کے طفیل تم پر بے شمار نعمتیں ہیں کہ جان مال اولاد سب بچا ہوا ہے ورنہ ان قوموں کی طرح ہلاک کر دیئے جاتے پھر بھلا ان نعمتوں کا انکار کیوں کرتے ہو آپ ﷺ بھی پہلے انبیاء علیہ السّلام کی طرح اعمال کے نتائج سے بروقت آگاہ فرمانے والے ہیں اور قیامت تو سر پہ کھڑی ہے جسے اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں جو روک کر رکھے کہ یہ آخری اُمت ہے اور اس کے بعد قیامت کب تک یہ اللہ کے دست قدرت میں جب تک وہ لوگوں کو مہلت دے ورنہ کوئی نہیں جو اسے روکے گا تمہیں ان باتوں میں حیرت ہوتی ہے اور قرآن حکیم کے حقائق پہ غور کر کے اپنے کردار کو دیکھ کر روتے نہیں ہو بلکہ اس کا مذاق اڑاتے ہو اور غفلت میں ڈوبے ہوئے ہو اور راگ رنگ میں محو ہو۔ حق تو یہ ہے کہ پورے خلوص اور خشوع خضوع کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤ اسی کی عبادت کرو اور اس کی اطاعت کو شعار بناؤ۔

بحمد اللہ سورہ نجم تمام ہوئی۔